سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

ایگزیکٹو ڈائریکٹر ٹی ڈی اور دیگر

بنام

ڈی۔ ناگولو نائیڈو

7 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

آئین ہند، 1950: دفعہ 215۔

عدالت عالیہ کا حکم/ ہدایت ۔ جان بوجھ کر خلاف ورزی۔ توہین کی کارروائی۔ آجر نے ملازم کے تبادلے کا حکم دیا۔ ملازم نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن میں تبادلے کے حکم کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ کے سنگل جج نے تبادلے کا حکم معطل نہیں کیا۔ لیکن ہدایت کی کہ تبادلے کا حکم رٹ پٹیشن میں حتمی فیصلے سے مشروط ہوگا۔ ملازم نے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے واحد جج کے حکم کے خلاف رٹ اپیل دائر کی۔ ڈویژن بنچ نے آجر کو شو کاز نوٹس کیوں جاری کیا کچھ دیگر کارروائیوں میں عدالت عالیہ کی سابقہ ہدایات پر عمل نہ کرنے پر ان کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا جانا چاہئے۔ ڈویژن بنچ نے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا غلط استعمال کیا۔

درخواست گزار نے مدعا علیہ ملازم کے تبادلے کا حکم دیا۔ مدعا علیہ ملازم نے تبادلے کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے تبادلے کے حکم کو معطل نہیں کیا بلکہ ہدایت کی کہ تبادلے کا حکم رٹ پٹیشن پر حتمی فیصلے سے مشروط ہوگا۔ مدعا علیہ ملازم نے واحد جج کے حکم کے خلاف رٹ اپیل دائر کی۔ اس اپیل میں ڈویژن بنچ نے آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا

استعمال کرتے ہوئے اپیل کنندہ کو شوکاز نوٹس جاری کیا تھا کہ کچھ دیگر کارروائیوں میں عدالت عالیہ کی سابقہ ہدایت کی تعمیل نہ کرنے پر اس کے ساتھ مناسب سلوک کیوں نہ کیا جائے۔ ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل کنندگان نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: جب عدالت عالیہ کے واحد جج کے حکم کے خلاف مدعاعلیہ نے ڈویژن بنچ سے رجوع کیا تھا تو ڈویژن بنچ کو صرف ایک سوال پر غور کرنا تھا کہ کیا واحد جج اپیل کنندہ کے ذریعہ جاری کردہ تبادلے کے حکم کو معطل نہ کرنے میں حق بجانب ہے۔ ڈویژن بنچ نے آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا غلط استعمال اس بنیاد پر کیا تھا کہ کسی اور کارروائی میں پہلے دیئے گئے کچھ حکم کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین کا آرٹیکل 215 عدالت عالیہ کو توہین عدالت کا ارتکاب کرنے کا کافی اختیار دیتا ہے لیکن جب واحد جج کی جانب سے منتقلی کے حکم کی معطلی کا عبوری حکم جاری کرنے سے انکار کی قانونی حیثیت یا کسی اور صورت میں اپیل کی گئی ہو تو عدالت کی کسی بھی سابقہ ہدایت کی مبینہ طور پر تعمیل نہ کرنے پر آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت توہین عدالت کے اختیارات کا استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی طلب کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود اس معاملے کے حقائق پر یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ اپیل کنندہ نے جان بوجھ کر عدالت کی کسی ہدایت/حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔

[563 بی-ای]

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 14221۔

1996 کے ڈبلیو اے نمبر 620 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 4.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے کے۔ رام کمار۔

مدعاعلیہ کے لئے محترمہ انجانی آئینگر۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس پٹنائک، نے اجازت دے دی۔

خصوصی اجازت کے ذریعہ یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 4.7.96 کے فیصلے کے خلاف ہے جو 1996 کی رٹ اپیل نمبر 620 میں منظور کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مجرم کو 15 اپریل 1996 کو اس نتیجے پر مناسب سزا حاصل کرنے کے لئے عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی ہے کہ توہین کرنے والوں نے جان بوجھ کر 1994 کی رٹ پٹیشن نمبر 14282 میں منظور کردہ حکم کو نافذ نہیں کیا ہے۔

مدعاعلیہ ڈی ناگولو نائیڈو کو 1979 میں درخواست گزار کے تحت مکمل طور پر عارضی بنیاد پر برائے نام مسٹر رول الیکٹریشن کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے 19.4.1988 کو جاری کردہ احکامات کے مطابق 1.1.70 سے 31.3.1984 تک برائے نام مسٹر رول پر کام کرنے والے افراد کو ریگولرائز کرنے کے لئے، مدعاعلیہ کی خدمات کو 30.10.1990 کے ایگزیکٹو آفیسر دیواستھانم کی کارروائی کے ذریعہ باقاعدہ کیا گیا تھا۔انہیں 19.4.1988 سے معاون کے طور پر باقاعدہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایک رٹ پٹیشن دائر کر کے اس حکم کو چیلنج کیا جس میں دلیل دی گئی تھی کہ ریگولرائزیشن 16.7.1979 کو ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے ہونی چاہئے تھی۔انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ انہیں الیکٹریشن کے طور پر ریگولرائز کیا جانا چاہئے تھا۔الیکٹریشن کا عہدہ تیرومالا تروپتی دیواستھانم ایمپلائز سروس رولز، 1989 کے تحت دستیاب نہیں تھا، جو 24.10.1989 کو نافذ کیا گیا تھا اور الیکٹریشن کا عہدہ ایک پروموشنل پوسٹ ہے۔ہیلپر کے عہدے سے اگلی ترقی اسسٹنٹ وائرمین اور وہاں سے وائرمین اور وہاں سے الیکٹریشن کو ہوتی ہے۔ایک الیکٹریشن کی پوسٹ ہیلپر کی پوسٹ سے 3 قدم اوپر ہے۔قواعد نافذ ہونے کے بعد مدعاعلیہ کو 18.6.1992 سے اسسٹنٹ وائرمین کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔انہوں نے 1994 کے نمبر 14282 پر ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں 12.8.1979 سے الیکٹریشن کے عہدے سے

منسلک تنخواہ کے باقاعدہ اسکیل کے حقدار ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا اور مزید دلیل دی گئی تھی کہ انہیں ہیلپر کے طور پر ریگولرائز کرنے کا حکم قانون کے مطابق غلط ہے۔ مذکورہ رٹ پٹیشن کو فاضل واحد جج نے 23.1.1995 کے حکم کے ذریعہ نمٹا دیا تھا جس میں ہدایت دی گئی تھی کہ مدعاعلیہ کو الیکٹریشن کے عہدے پر اس تاریخ سے مقرر کیا جائے جس تاریخ کو اس کے جونیئروں کی تقرری کی گئی تھی یا کم از کم اس تاریخ سے جب مدعاعلیہ الیکٹریشن کے طور پر تقرری کے لئے مطلوبہ اہلیت حاصل کرے۔ چونکہ مدعاعلیہ کے کسی بھی جونیئر کو الیکٹریشن کے طور پر مقرر یا ترقی نہیں دی گئی تھی، اس لئے دیواستھانم کے ایگزیکٹو آفیسر نے مدعاعلیہ کو مطلع کیا کہ وہ الیکٹریشن کے طور پر تقرری کا حقدار نہیں ہے۔ ایگزیکٹو آفیسر کے 30.1.1996 کے اس حکم کو مدعاعلیہ نے چیلنج کیا تھا جو 1996 کی رٹ پٹیشن نمبر 3641 کے طور پر درج کیا گیا تھا اور عدالت عالیہ کے آندھرا پردیش کے واحد جج کے سامنے زیر التوا ہے۔ دریں اثنا، دیواستھانم کے چیف انجینئر نے 17.5.1996 کے حکم کے ذریعہ مدعاعلیہ کو تروپتی سے تیرومالا دفتر منتقل کر دیا۔ تبادلے کے اس حکم کو مدعاعلیہ نے دوبارہ عدالت عالیہ میں چیلنج کیا جو 1996 کی رٹ پٹیشن نمبر 10674 کے طور پر رجسٹرڈ تھا اور عبوری ہدایت کے لئے ایک درخواست بھی دائر کی گئی تھی جو 1996 کے ڈبلیو پی ایم پی نمبر 12974 کے طور پر رجسٹرڈ تھی۔ فاضل واحد جج نے تبادلے کے حکم کو معطل نہیں کیا بلکہ ہدایت کی کہ مدعاعلیہ کا تبادلہ رٹ پٹیشن میں حتمی فیصلے سے مشروط ہوگا۔ 7.6.1996 کو واحد جج کے اس حکم کو رٹ اپیل دائر کر کے مسترد کر دیا گیا تھا جو 1996 کی رٹ اپیل نمبر 620 کے طور پر رجسٹرڈ تھی۔ اس اپیل میں ڈویژن بنچ نے اپیل کنندہ کو شوکاز نوٹس جاری کیا کہ عدالت عالیہ کی سابقہ ہدایت پر عمل نہ کرنے پر ان کے ساتھ مناسب سلوک کیوں نہ کیا جائے۔ عدالت عالیہ نے 4.7.1996 کے حکم میں کہا کہ اپیل کنندگان توہین عدالت کے مجرم ہیں اور آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اپیل کنندگان نے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

مذکورہ بالا حالات میں غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ نے 7.6.1996 کے واحد جج کے حکم کے خلاف مدعاعلیہان کی طرف سے دائر کی گئی رٹ اپیل میں آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے کا کوئی جواز پیش کیا تھا۔ یہ واضح ہے کہ مدعاعلیہ کی تھروپتی سے تھروملا منتقلی کا حکم 1996 کی رٹ پٹیشن نمبر 10674 میں چیلنج کا موضوع تھا اور اس رٹ پٹیشن میں جب تبادلے کے حکم کی عبوری معطلی کی درخواست دائر کی گئی تھی تو فاضل واحد جج نے حکم کو معطل نہیں کیا تھا بلکہ کہا تھا کہ تبادلے کا حکم رٹ پٹیشن کے حتمی فیصلے سے مشروط ہوگا۔ جب اس حکم کے خلاف مدعاعلیہ نے ڈویژن بنچ سے رجوع کیا تھا تو

ڈویژن بینچ کو صرف ایک سوال پر غور کرنا تھا کہ کیا فاضل واحد جج نے دیواستھانم حکام کے ذریعہ جاری تبادلے کے حکم کو معطل نہ کرنے کا جواز پیش کیا تھا۔ یہ دیکھ کر واقعی حیرت ہوتی ہے کہ ڈویژن بینچ نے آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کا استعمال اس بنیاد پر کیا ہے کہ کسی اور کارروائی میں پہلے دیئے گئے کچھ حکم کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین کا آرٹیکل 215 عدالت عالیہ کو توہین عدالت کا ارتکاب کرنے کا کافی اختیار دیتا ہے لیکن جب اس کے سامنے اپیل قانونی حیثیت یا فاضل واحد جج کی جانب سے تبادلے کے حکم کی معطلی کا عبوری حکم جاری کرنے سے انکار کے سلسلے میں ہو تو عدالت کی کسی بھی سابقہ ہدایت پر مبینہ طور پر عمل نہ کرنے پر آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت توہین عدالت کے اختیارات استعمال کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی بلایا گیا۔ اس کے باوجود پہلے بیان کیے گئے حقائق پر یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ دیواستھانم حکام نے جان بوجھ کر عدالت کی کسی ہدایت/حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ ہماری سوچی سمجھی رائے میں عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ کے پاس آئین کے آرٹیکل 215 کے تحت اختیارات کو حقائق اور حالات میں استعمال کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔

اس کے مطابق ہم نے عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ کے 4.7.96 کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا، لیکن ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی۔ایس۔ایس

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24